THE MOHAMMEDAN SOCIAL REFORMER

تہذیب الاخلاق

جلد چہارم]　یکم ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری سنہ ۱۳۰۴ نبوی　[نمبر ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع

تشریح قیمت و مصرف منافع
تہذیب الاخلاق

جسقدر روپیہ بابت اِس پرچہ کے بطور چندہ خواہ بطور قیمت وصول ہو وہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہوگا بلکہ اِس پرچہ کے اجرا و ترقی میں صرف کیا جاویگا ٭

مسلمانوں میں سے جو شخص ساٹھہ روپیہ سالانہ پیشگی بطور چندہ دے وہ اس پرچہ کے متعلق معاملات میں ممبر متصور ہوگا ٭

یہہ پرچہ ہر مہینے میں ایک بار یا دو بار یا تین بار جیسا کہ مقتضاے مضامین ہوگا چھپا کریگا خریداروں کو چار روپیہ سالانہ قیمت پیشگی دینی ہوگی اور اخراجات روانگی پرچہ سے اُن کو کچھہ تعلق نہوگا ٭

اگر کوئی شخص کوئی خاص پرچہ خریدنا چاہیگا اُس کو فی پرچہ چار آنہ معہ اخراجات روانگی پرچہ دینا ہوگا ٭

ممبروں کو بلا قیمت یہہ پرچہ ملیگا اور اُن کو اُس کی تقسیم کا بھی بلا قیمت جسکو وہ چاہیں اختیار ہوگا ٭

اطلاع

بخدمت ممبران و خریداران و ناظرین
تہذیب الاخلاق

اِس پرچہ کی بابت جس صاحب کو کچھہ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا خریداری اِس پرچہ کی مد نظر ہو یا کوئی مضمون اِس پرچہ میں مندرج ہونے کے لیئے بھیجنا ہو یا زر قیمت اخبار یا زر چندہ یا کچھہ روپیہ بطور ترقیشن کے عنایت فرمانا ہو تو سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی پاس بمقام بنارس بھیجا جاوے غرضکہ تمام خط و کتابت بابت اِس پرچہ کے اُنہی سے کی جاوے کیونکہ یہہ پرچہ علیگڈہ میں چھپکر اُن کے پاس چلا جاتا ہی اور وہاں سے تقسیم ہوتا ہی اور تمام حساب کتاب اسکا سب اُن کے پاس رہتا ہی ٭

اس پرچہ میں صرف مضامین مفیدہ جو مسلمانوں سے متعلق ہیں چھاپے ہوتے ہیں اور اس سبب سے اخبار امصار و دیار اس میں مندرج نہیں ہوتے — مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہہ ہی کہ مسلمانوں کی حسن معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور جو غلط اوہام مذہبی اس ترقی کے مانع ہیں اور درحقیقت وہ مذہب اسلام کے برخلاف ہیں وہ بھی مٹائے جاویں ٭

مضمون نمبر ۱۲۷

تدابیر ترقی مسلمانان

گورنمنٹ مدراس اور گورنمنٹ بمبئی اور گورنمنٹ بنگالہ نے ہمکو کچھہ کاغذات مرحمت فرمائے ہیں جن سے یہہ سب حالات معلوم ہوتے ہیں کہ مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کی ترقی کے لیئے آج کل ان تینوں گورنمنٹوں نے کیا کیا خاص تدبیریں کی ہیں حکام وقت نے جو بالفعل ہماری جہالت پر توجہہ فرمائی ہی ہمکو اُس سے غایت درجہ کی خوشی اور احسان مندی حاصل ہوئی ہی اور اُمید ہی کہ اُن تدبیروں میں کامیابی ہو *

گورنمنٹ مدراس اور گورنمنٹ بنگالہ اس معاملہ میں سبقت لیگئی ہیں اور گورنمنٹ بمبئی نے بھی بالکل عدم توجہی نہیں فرمائی ہی ہمپر لازم اور واجب ہی کہ ہم جناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کا دل سے شکر ادا کریں کیونکہ اُنھوں نے پہلے پہل مسلمانوں کی خراب حالت پر اپنی ماتحت گورنمنٹوں کو متوجہہ فرمایا *

اِن سطروں کے لکھنے سے ہماری اصل غرض یہہ ہی کہ ہم بطور اختصار یہہ حال ظاہر کریں کہ ان تینوں گورنمنٹوں نے خاص مسلمانوں کی ترقی تعلیم کے لیئے پچھلے تین برسوں میں کیا کچھہ کیا ہی *

گورنمنٹ بنگالہ

گورنمنٹ ہند کی چٹھی کے جواب میں احاطہ بنگالہ کے مسلمانوں کی تعلیم کی نسبت نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بنگالہ کی یہہ راے اُن کے سکرٹری نے لکھی ہی کہ صوبہ بہار کے مسلمان سرکاری مقرریوں میں وہاں کے ہندو باشندوں سے کچھہ کم نہیں ہیں ہاں اگر مسلمانوں کی کچھہ کمی اور نقصان ہی تو بنگالیوں کے مقابلہ میں ہی جو بڑے بڑے فائدے اُٹھاتے ہیں سکرٹری گورنمنٹ بنگالہ کی اُسی چٹھی میں اس بات کے دیکھنے سے ہمکو افسوس ہوتا ہی کہ حضور عالی نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بنگالہ کو یہہ یقین نہیں ہوتا ہی کہ صرف ہندوستان کی دیسی زبان کے ذریعہ سے اعلی درجہ کی تعلیم ہونی ممکن ہی وہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اعلی درجہ کی تعلیم دیسی زبان کے ذریعہ سے دینا چاہیں تو ہمکو بہت سے لفظ اَور زبانوں سے لینے پڑینگے یا نئے بنانے ہونگے اور ہندوستانی ملکوں میں ایسے الفاظ مغربی ایشیا کی زبانوں سے لیئے جاوینگے چنانچہ عربی زبان پر توجہہ کرنی پڑیگی کیونکہ یہی ایک ایسی وسیع اور لوچ دار مغربی زبان ہی جس میں سے ہر ایک چیز کے لیئے نئے لفظ نکل سکتے ہیں خواہ ہم مصنوعی اور مرکب اُردو لیویں یا فارسی لیویں جو نہایت آسان

We have been favoured by the Governments of Bengal, Madras, and Bombay with papers giving information as to the especial measures lately adopted by them to encourage education among the Mahomedans. We cannot but regard with great satisfaction and gratitude the attention which the rulers of this country have lately paid to our intellectual destitution, and we sincerely hope that their efforts may meet with success.

The Governments of Madras and Bengal have been foremost in this respect, nor has the Government of Bombay left the subject unnoticed altogether. Our thanks are most due to His Excellency the Governor-General of India who first called the attention of the Provincial Governments to the degraded condition of the Mahomedans.

The object of writing these lines is to give a brief account of what has been done by the three Governments during the last three years for the especial encouragement of education among the Musalmans.

In reply to a communication from the Government of India, the Secretary to the Government of Bengal gives the views of the Lieutenant-Governor upon the education of Mahomedans in that Province. The share taken by the Mahomedans of Behar in the Government Service is considered satisfactory as compared with the native Hindoos of Behar. "The competition which the Musalmans have to fear is rather that of the educated Bengalees who come in and get many good things."

In the same letter of the Secretary to the Government of Bengal we regret to read the following:—

"His Honor does not believe it to be possible to educate a high standard by means of the Vernacular Hindustani only. If we go higher we must borrow or coin words, which in Hindustani countries will be taken from the languages of Western Asia. In fact we must come to the Arabic at last, the only West Asian language sufficiently copious and elastic to give new words for every thing. Whether we take the artificial and mongrel Oordoo or Persian, in itself the most simple and beautiful of languages, we always find that for all difficult words we must introduce Arabic."

اور شيريں زبان هى مگر مشكل لفظوں كے واسطے هميشه عربي زبان سے كام لينا پڑيگا *

هماري دانست ميں يهه سمجهنا بڑي غلطي هى كه هندوستان كي ديسي زبان اعلى درجه كي تعليم كے مضامين ادا كرنے كے لايق نهيں هى هماري زبان ميں هميشه سنسكرت اور فارسي اور عربي كے الفاظ مستعمل هوسكتے هيں اور اس بات ميں وه بالكل انگريزي زبان سے مشابه هى اب ايسے زمانه ميں جبكه هم اوروں سے تهذيب سيكهتے هيں لفظ مصنوعي يا مركب كوئي چيز نهيں هى گارسين ڈيٹاسي صاحب كهتے هيں كه انگريزي زبان بالكل اسيطرح پر مركب هى جس طرح پر گلكرسٹ صاحب كي تصنيفات هيں اور كيمل صاحب كے قاعده كي روسے بهي انگريزي زبان مركب اور مصنوعي زبان هى پهر لفظ مصنوعي يا مركب كے كيا معني هيں كيا وه سب زبانيں جنميں صرف و نحو هى مصنوعي هيں اس ميں كچهه شك نهيں كه هندوستاني ديسي زبان ميں سے اگر عربي فارسي كے الفاظ نكال ليئے جاويں تو وه بالكل بے بضاعت اور تنگ پرتنجيا زبان رهجاويگي اسيطرح سے اگر انگريزي زبان ميں سے بهي ليٹن اور گريك الفاظ نكال ڈالے جاويں تو اس كا بهي وهي حال هوگا اس ملك ميں ديسي زبان كے ذريعه سے تعليم علوم كي مانع يهه بات كسي طرح سے نهيں هوسكتي هى كه اس ميں عربي فارسي سنسكرت يا انگريزي ميں سے ليٹن اور گريك الفاظ ليني پڑينگے كيونكه خود انگريزي زبان ميں اصطلاحات علمي قريب كل كے غير زبان كي هيں اب اگر انگريزي زبان ميں صرف سيكسن زبان كے لفظ رهجاويں تو وه بالكل وحشيانه زبان رهجاوے *

گورنمنٹ بنگاله كے سكرٹري نے بنگاله كے مسلمانوں كي تعليم كے باب ميں ايك نهايت عمده ريپورٹ طيار كي هى هم كو اس بات كے معلوم هونے سے بڑا تعجب هوتا هى كه به نسبت ان ضلعوں كے بنگاله ميں مسلمانوں كي تعداد هندوؤں سے بهت زياده هى گورنمنٹ بنگال كي اس راے سے همكو بالكل اتفاق هى كه بڑے بڑے شهروں ميں چند آدميوں كو اعلے درجه كي تعليم دينے سے تمام قصبات اور ديهات ميں ابتدائي تعليم دينا زياده تر مفيد هوگا *

هم كو يهه بات بيان كيئے هوئے ايك مدت گذر چكي كه مسلمان سررشته تعليم پر بخوبي متوجهه نهيں هوتے جس كا سبب كچهه تو ان كي بےپروائي اور كچهه سررشته تعليم كا ناقص هونا سمجها جاتا هى اسي كي تائيد كلارك صاحب انسپيكٹر مدارس بنگاله بهي كرتے هيں مسٹر بلاكمن صاحب نے بنگاله كے مسلمانوں كے گروهوں كا حال لكها هى اور بيان كيا هى كه ان لوگوں ميں كچهه روزوں سے تعليم نهايت تنزل كي حالت ميں هى اكثر نهايت مفلس هوگئے هيں

We believe it to be a great mistake to consider the Vernacular of Hindustan unfit to express any ideas required for a high standard of education. Our language can always draw upon Sanskrit, Persian and Arabic for words, and in this it is only similar to the English language. The epithets "*artificial* and *mongrel*" mean nothing in this age of borrowing civilization. "L'Anglais est" says M. Garcin de Tassy the distinguished orientalist of Paris "tout a fait compose de la meme maniere, ainsi que ne cessait de l'enseigner le celebre Gilchrist. Il est aussi par consequent, d'apres le systeme de M. Campbell un *bastard hybrid language*. Que veut dire ce mot artificiel? Toutes les langues fixees par la grammaire sont donc artificielles?*

We confess that Hindustani would be very poor if deprived entirely of its Persian and Arabic element, but English would have no better fate if deprived of its Latin and Greek element. The fact that words will have to be borrowed from Sanskrit, Arabic, and Persian, say also from Greek and Latin through English, can be no objection to Hindustani being made the medium of Scientific instruction in this country. Almost all scientific terms in English are of foreign origin, and English would be a barbarous language if confined to its Saxon element.

The Secretary to the Government of Bengal has prepared a good report upon the education of Mahomedans in Bengal. We are surprized to learn that the proportion of Mahomedan population to the Hindus is much higher in Bengal than in these provinces, and we fully agree with the Government of Bengal in the opinion that provincial elementary education is of greater importance than high education imparted to a few in large towns.

Mr. Clarke, an Inspector of Schools in Bengal, confirms the statement made by us long ago, that the Musulmans take no great interest in the Government Educational Department. This is attributed partly to apathy and partly to defect in the system of education. Mr. Blochman reviews the classes of Mahomedans in Bengal and observes that education among them

* La Langue et la Litterature Hindoostanies en 1872 Revue Annuelle.

اور اکثر کو نہایت کم فیس دینی کی عادت هی بعضے انسپکٹر یہہ بیان کرتے هیں که به نسبت هندو لڑکوں کے مسلمان لڑکے زیادہ کاهل اور اپنے مربیوں کي بري خصلتوں کے خوگر هوتے هیں ٭

حضور عالي نواب گورنر جنرل بہادر کي چٹھي پہونچنے کے بعد گورنمنٹ بنگالہ نے اپنے سکرٹري کو مسلمانوں کي تعلیم کي حالت اور اُس کي درستي کي تدبیر کي نسبت رپورٹ طیار کرنے کا حکم دیا چنانچہ جناب برنارڈ صاحب نے نہایت عمدہ طول طویل رپورٹ اس معاملہ میں لکھي هی جس میں وہ لکھتے هیں که سرکاري مدرسوں میں مسلمانوں کي تعداد به نسبت هندوؤں کے نہایت تھوڑي هی اور وہ یہہ تجویز خاص بتاتے هیں که جو سرمایہ هوگلي کالج کے اخراجات کے لیئے معین هی اُس کو تقسیم کرکے مسلمانوں کي آبادیوں کے خاص خاص مقاموں میں مدرسے قایم کیئے جاویں اور وہ یہہ بھي راے دیتے هیں که محمد محسن نے جو کچھہ تعلیم کے واسطے وقف کیا هی وہ هوگلي کالج سے نکال کر اور کلکتہ مدرسہ میں جو سرکار کي طرف سے مدد ملتي هی اُس کو اُس میں ملاکر تین مدرسے نئے قایم کیئے جاویں ایک چھوٹا مدرسہ هوگلي میں اور ایک بڑا مدرسہ کلکتہ میں اور ایک متوسط درجہ کا مدرسہ ڈھاکہ یا چاٹگام میں قایم هو اُن کي یہہ بھي تجویز هی که ایک انگریز پرنسپل کلکتہ اور هوگلي کے مدرسوں کي نگراني کے لیئے اور دوسرا ضلع مشرقي کے مدرسہ کي نگراني کے لیئے مقرر کیا جاوے اس کے بعد وہ یہہ تجویز بتاتے هیں که جو روپیہ کشن گڈہ کالج کے لیئے مل سکتا هی اُس کي تقسیم کا انتظام از سرنو هونا چاهیئے ٭

سرکاري کالج اور اسکولوں میں مسلمان طالب علموں کے کم آنے کا ایک یہہ بھي سبب بیان کیا گیا هی که سرکاري سررشتہ تعلیم میں مسلمان عہدہ دار بہت کم هیں ٭

برنارڈ صاحب کي رپورٹ میں سب سے زیادہ مرغوب اور پسندیدہ چیز یہہ بھي هی که مشرقي بنگالہ میں به نسبت هندوؤں کے مسلمانوں کي آبادي بہت زیادہ هی گورنمنٹ نے نہایت دور اندیشي سے عام تعلیم کي طرف خوب توجہہ فرمائي هی اور اسمیں کچھہ شک نہیں که اس تدبیر سے مسلمانوں میں جو کثرت سے دیہات میں آباد هیں تعلیم پھیل جاویگي ٭

همکو برنارڈ صاحب کا اس بات کے لیئے شکر کرنا چاهیئے که اُنہوں نے گورنمنٹ بنگالہ کو ان اضلاع کي گورنمنٹ کي اس تدبیر کي پیروي کرنے کے لیئے صلاح دي هی که مسلمانوں کے لیئے علم الشاد کي کتابیں تصنیف کرنے پر مصنفوں کو انعام دیا کرے ٭

has fallen off of late very greatly. Most Mahomedans are very poor and accustomed to pay only very small fees." "Some of the Inspectors explain that Mahomedans are lazier and their home influences are less satisfactory than is the case with Hindoo boys."

The Government of Bengal upon receiving a communication from His Excellency the Governor-General ordered the Secretary to prepare a report upon the condition of Musalman education and also to suggest remedies. Mr. C. Bernard has therefore written out a long and able report upon the subject. He declares the proportion of Mahomedans to the Hindoos in Government Schools to be very unsatisfactory, and suggests chiefly that the funds devoted to the College at Hoogly should be distributed among educational institutions to be established at the principal centres of Mahomedan population. "The Mohamed Mohsin Educational Endowment," says he, "should be withdrawn from the general Hoogly College and with this endowment and the present Government grant to the Calcutta Madrasah, three Madrasahs might be maintained namely,—

a small one at Hoogly,
a large one at Calcutta,
a moderate sized one at Chittagong or Dacca."

It is also proposed that a European Principal should be appointed to supervise the Calcutta and Hoogly institutions, and another European should be appointed to the Eastern district Madrasah. It is then suggested that the distribution of funds available for the Kishnagurh College should be re-arranged.

The limited attendance of Mahomedan students in Government Colleges and Schools is also attributed to the fewness of Musulman Officers in the Educational Department.

The most interesting information from Mr. Bernard's report is that the number of Musulman population in Eastern Bengal is much greater than the Hindoos. The Government has most wisely paid great attention to the education of the masses and this measure will no doubt spread education among the Mahomedans who form the majority of the rural population.

We must not omit to thank Mr. Bernard for having suggested to the Bengal Government to follow the enlightened example of the Government of these provinces by offering prizes for the production of good literature for Mahomedans.

Besides the establishment of educational institutions it has also been suggested that especial teachers should be appointed for Arabic and Persian at any School where the number of Musulman students is large enough to justify such a concession. In places where the rural population is mostly Mahomedan—as is the case in eastern Bengal—His Honor the Lieutenant Governor has most prudently allowed Mahomedan teachers to give religious lessons at a time set apart for that subject.

We now proceed to mention the arrangements proposed by the Government of Madras for the education of Mahomedans.

At the risk of prolixity we cannot resist the temptation of quoting the resolution of the Government of India which originally called the attention of the provincial Governments to the intellectual destitution of the Mahomedans.

"Resolution.—The condition of the Mahomedan population of India as regards education has of late been frequently pressed upon the attention of the Government of India. From statistics recently submitted to the Governor-General in Council, it is evident that in no part of the country, except perhaps the North-Western Provinces* and the Panjab, do the Mahomedans adequately, or in proportion to the rest of the community, avail themselves of the educational advantages that Government offers. It is much to be

* We may here note that although the proportion of the Mahomedan population is small as compared with the Hindoos, the number of those classes who are expected to educate their children in Government Colleges is nearly equal. Most of the lowest classes in these provinces are Hindoos, and even if Mahomedan attendance in schools is only in proportion to their population as compared with the Hindoos (including all castes) the conclusion can by no means be satisfactory.

علاوہ مدرسے قایم کرنے کے یہہ بھی تجویز کی گئی ہی کہ جس مدرسہ میں مسلمان طالب علموں کی تعداد کافی ہو اُس میں خاص مدرس عربی و فارسی کے مقرر کیئے جاویں نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بنگالہ نے نہایت دور اندیشی سے ایسے مقاموں میں جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ تر دیہات میں ہو جیسے کہ مشرقی بنگالہ میں ہی اجازت دیدی ہی کہ مسلمان مدرس مذہبی سبق بھی خاص اُس وقت میں پڑھایا کریں جو اُس سبق کے لیئے مقرر ہی *

گورنمنٹ مدراس

اب ہم اُن تدبیروں کا ذکر کرتے ہیں جو گورنمنٹ مدراس نے مسلمانوں کی تعلیم کے واسطے تجویز کی ہیں گورنمنٹ انڈیا کا رزولیوشن جسکے ذریعہ سے پہلے پہل گورنمنٹ ہند نے اپنی ماتحت گورنمنٹوں کو مسلمانوں کی جہالت کی طرف متوجہ کیا ہی ایسا عمدہ ہی کہ باوجود طوالت کے ہم اُسکی پوری نقل کرنے سے باز نہیں رہ سکتے وہ رزولیوشن یہہ ہی *

† ہندوستان کے مسلمانوں کی تعلیم کی حالت پر گورنمنٹ ہند نے کئی مرتبہ توجہہ فرمائی ہی جو نقشہ کہ حال میں جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حضور میں پیش ہوا ہی اُس سے ظاہر ہی کہ سوائے ممالک مغربی اور شمالی اور اضلاع † پنجاب کے اور کہیں کے مسلمان کافی طور پر یا اور لوگوں کی بہ نسبت اپنی تعداد کے اندازہ پر سرکاری تعلیم سے فائدہ نہیں اُٹھاتے کمال افسوس کی بات ہی کہ ایک ایسا بڑا فرقہ جسکے ہاں قدیم علم انشاء اور اعلے درجہ کے علوم کی کتابیں موجود ہیں اور جس میں ایسے لوگ بھی ہیں جو بالتخصیص علم کے تحصیل کرنے اور رواج دینے کے عادی ہیں سرکاری سلسلہ تعلیم سے علحدہ ہی اور اُن خاص و عام فائدوں سے محروم رہتا ہی جنکو اور لوگ حاصل کرتے ہیں جناب نواب گورنر جنرل بہادر خیال فرماتے ہیں کہ اگر اعلے درجہ کی تعلیم دیسی زبان کے ذریعہ سے دی جاوے اور حال کی بہ نسبت تحصیل علوم میں اُن کو آسانی ہوجاوے اور عربی اور فارسی کتابوں کی ایک مناسبت کے ساتھہ

† واضح ہو کہ گو مسلمانوں کی آبادی کی تعداد بمقابلہ ہندوؤں کے کم ہی لیکن تعداد اُس قسم کے مسلمانوں کی جن سے یہہ اُمید ہوسکتی ہی کہ اپنے لڑکوں کو گورنمنٹ کالجوں میں تعلیم دیویں قریب برابر کے ہی ان اضلاع میں ادنی درجہ کے لوگ زیادہ تر ہندو ہیں اگر مسلمانوں کی حاضری تمام ذاتوں کے ہندوؤں کے مقابلہ میں اُنکی آبادی کے اندازہ کے ساتھہ بھی ہو تب بھی اسیطرح خاطر خواہ نتیجہ نہوگا *

قدر کي جاوے تو ان سب باتوں کو مسلمان صرف قبول هي نهيں کرينگے بلکه اُن ميں سے جو لوگ لايق اور روشن ضمير هونگے وه سررشته تعليم کے ساتهه همدردي بهي کرينگے *

۲ حضور نواب گورنر جنرل بهادر کي يهه مرضي هی که تمام گورنمنٹ اسکول اور کالجوں ميں مسلمانوں کي قديم زبانوں اور روز مره کي بول چال کي زبان کو ترقي ديجاوے اس ميں يهه ضرور نهيں هی که مضامين تبديل کيئے جاويں مگر ذريعه تعليم بدل ديا جاوے جو انگريزي مدرسے ايسے ضلعوں ميں قايم هيں جهاں مسلمان کثرت سے رهتے هيں اُن ميں لايق مسلمان انگريزي کے مدرس مقرر کيئے جاويں تو ضرور فائده هوگا اور جس طرح که اُن اسکولوں ميں دستور هی جن ميں ديسي زبانوں کے ذريعه سے تعليم هوتي هی اُسيطرح اس قسم کے مدرسوں ميں بهي بموجب قاعده گرانٹ ان ايڈ کے مسلمانوں کو مدد ديجاوے تاکه وه اپنے حسب دلخواه علحده مدرسے قايم کرليں اور مسلمانوں کے واسطے ديسي زبان کي لٹريچر کي کتابيں تصنيف هونے کے ليئے زياده ترغيبيں ديجاويں کيونکه يهه ايک ايسي تدبير هی جسکے ليئے حضرت جناب وزير هندوستان نے گورنمنٹ انڈيا کو کئي مرتبه لکها هی *

۳ حضور گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي مرضي هی که لوکل گورنمنٹيں اور تمام حکام امور مذکوره کي طرف متوجهه هوں اسليئے حکم هوتا هی که يهه رزوليوشن لوکل گورنمنٹوں اور حکام کے پاس اور هندوستان کي تينوں يونيورسٹيوں يعني يونيورسٹي کلکته اور يونيورسٹي بمبئي اور يونيورسٹي مدراس ميں اس غرض سے بهيجا جاوے که وه سب اپني راے اس امر کي نسبت ظاهر کريں که سرکاري تعليم کے اصلي اصولوں کو تبديل کيئے بغير کچهه عام تدبيريں مسلمانوں کي تعليم کے واسطے قايم هوسکتي هيں يا نهيں اور نيز اس امر کي نسبت که يونيورسٹي کے سلسله تعليم ميں عربي اور فارسي کو زياده ترقي دي جاسکتي هی يا نهيں *

يهه بهي حکم هوتا هی که يونيورسٹي امور کے اهلکاروں سے بهي جنهوں نے اس معامله پر زياده غور اور توجهه کي هی گورنمنٹ پنجاب کے ذريعه سے امور مذکور کي نسبت راے طلب کيجاوے *

اس رزوليوشن کو اس موقع پر همنے اسليئے پورا پورا نقل کرديا هی که هم اسکو ايک عمده اور بڑي چيز سمجهتے هيں همارے اخبار کے پڑهنے والے اسکو ديکهيں *

بتعميل احکام مندرجه رزوليوشن مذکور گورنمنٹ مدراس نے ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن سے کيفيت طلب کي هم يهه نهيں کهه سکتے که ڈائرکٹر صاحب کي چٹهي مورخه ۱۸ ستمبر سنه ۱۸۷۱ع سے همکو

regretted that so large and important a class, possessing a classical literature replete with works of profound learning and great value, and counting among its members a section especially devoted to the acquisition and diffusion of knowledge, should stand aloof from active co-operation with our educational system and should lose the advantages, both material and social, which others enjoy. His Excellency in Council believes that secondary and higher education conveyed in the Vernaculars and rendered more accessible than now, coupled with a more systematic encouragement and recognition of Arabic and Persian literature, would be not only acceptable to the Mahomedan community, but would enlist the sympathies of the more earnest and enlightened of its members on the side of education.

2. The Governor-General in Council is desirous that further encouragement should be given to the classical and Vernacular languages of the Mahomedans in all Government Schools and Colleges. This need not involve any alterations in the subjects, but only in the media of instruction. In avowedly English Schools established in Mahomedan Districts, the appointment of qualified Mahomedan English teachers might with advantage be encouraged. As in Vernacular Schools, so in this class also, assistance might justly be given to Mahomedans by grants-in-aid to create schools of their own. Greater encouragement should also be given to the creation of a Vernacular literature for the Mohomedans, a measure the importance of which was specially urged upon the Government of India by Her Majesty's Secretary of State on more than one occasion.

3. His Excellency in Council desires to call the attention of Local Governments and Administrations to this subject, and directs that this Resolution be communicated to them and to the three Universities * in India, with a view of eliciting their opinions whether, without infringing the fundamental principles of our education, some general measures in regard to Mahomedan education might not be adopted, and whether more encouragement might not be given in the University course to Arabic and Persian literature.

* Calcutta, Bombay and Madras.

بالکل خوشی حاصل ہوتی ہی وہ اسبات پر افسوس کرتے ہیں کہ مسلمان اُن کوششوں میں جو گورنمنٹ تعلیم کے باب میں کر رہی ہی شریک نہیں ہوتے ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن احاطہ مدراس یہہ بھی لکھتے ہیں کہ میں خیال کرتا ہوں کہ اس احاطہ کے مسلمانوں کے خیالات اور رویہ کے تبدیل کرنے میں بہت عرصہ لگیگا — لیکن جس طرز سے اُنہوں نے یہہ چٹھی لکھی ہی اُس سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہی کہ مدراس کے سررشتہ تعلیم کی کارروائی کی تبدیلی بھی ویسی ہی مشکل ہی جیسی کہ مسلمانوں کے خیالات اور رویہ کی تبدیلی مشکل ہی *

ڈائرکٹر صاحب کی چٹھی کی تیسری دفعہ میں یہہ لکھا ہی کہ اعلی درجہ کی تعلیم بذریعہ دیسی زبان کے محال ہی اور ایسی تعلیم کے خواہشمند ہونے کے لیئے اُنکے خیالات میں بہت سی تبدیلی کا ہونا درکار ہی *

چوتھی اور پانچویں دفعہ میں اور مشکلات اور خرچ کی شکایت ہی جس کے بدون مسلمانوں کی تعلیم میں کسی طرح تبدیلی جاری نہیں کی جاسکتی ڈائرکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے لڑکے عموماً کسیقدر غبی اور سرد مہر ہوتے ہیں اور جسقدر اُنکی عمر زیادہ ہوتی جاتی ہی اُسیقدر اُنکی جرات اور حوصلہ گھٹتا جاتا ہی *

چھٹی دفعہ میں وہ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے لٹریچر کا مرتب کرنا غیر ممکن ہی اور ساتویں اور آٹھویں اور نویں دفعہ کا مضمون بھی کچھہ اسی قسم کا ہی الغرض ڈائرکٹر صاحب آخر میں یہہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی تعلیم کے لیئے اب تک جو کچھہ ہو رہا ہی ہماری راے میں اس سررشتہ تعلیم سے بالفعل اس سے زیادہ ہونا محال ہی — مگر میں کہتا ہوں کہ سررشتہ تعلیم میں مسلمانوں کی تعلیم کی بابت اُس زمانہ میں جبکہ ڈائرکٹر صاحب نے چٹھی لکھی ہی کوئی خاص تدبیر نہیں ہوتی تھی *

باوجودیکہ ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن مدراس نے ایسی دل کی توڑنے والی چٹھی لکھی مگر گورنمنٹ مدراس مسلمانوں کی تعلیم کے معاملہ میں کوشش کرنے سے قاصر نہ رہی *

رزولیوشن مورخہ ۷ اکتوبر سنہ ۱۸۷۲ع میں گورنمنٹ مدراس نے ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن کو پھر اس بات پر متوجہ کیا کہ سرکاری مدرسوں میں مسلمان طالب علم بہت کم ہیں ہم یہاں رزولیوشن کی عبارت نقل کرتے ہیں وہ یہہ ہی ،، یہہ نہیں کہہ سکتے کہ علی العموم گورنمنٹ کالج اور اسکول جن میں بقول پاول صاحب (ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن مدراس) اور لڑکوں کے ساتھہ مسلمان بھی داخل ہوتے ہیں حال کے انتظام کے بموجب مسلمانوں کے لڑکوں کی تعلیم کے لیئے

The authorities of the Lahore University College, who are believed to have paid much attention to the subject, should also be invited to offer views on the important questions above referred to. This may be done through the Punjab Government."

We have quoted the above resolution in full to mark the importance which we attach to it and also to bring it especially to the notice of our readers.

The Government of Madras in conformity with the resolution above quoted, called for a communication from the Director of Public Instruction and we cannot say that his letter dated Madras, 18th September 1871, quite pleases us. He expresses his regret "that the Mahomedan community should stand aloof from active co-operation in the educational labours now carried on under the auspices of the Government." I fear however " proceeds the Director of Public Instruction of Madras, " that it will be a work involving much time and difficulty to bring about a change in the feelings and course of action of the Musulmans of this presidency." But from the spirit in which the letter in question is written one would be inclined to conclude that it is equally difficult " to bring about a change in the course of action " of the Educational Department of Madras.

The 3rd paragraph of the Director's letter declares it to " be impracticable to convey higher education through the Vernaculars," and that " the intellectual views of the Musulmans will have to be greatly modified to allow of their seeking such education."

The 4th and 5th paragraphs complain of the difficulty and expense without which no change can be introduced in the education of Musulmans. " Musulman boys," says the Director," are generally somewhat heavy and apathetic, their energy decreasing as they advance in years."

In the 6th paragraph the preparation of a literature for Mohamedans is declared to be impossible, and the 7th, 8th and 9th paragraphs are no more satisfactory. " On the whole then," says the Director in conclusion, " I am of opinion that it is not practicable at present for this department to do much more than it is doing for the education of Mahomedans." But we beg to say that the Department was then doing nothing particular " for the education of Mohamedans."

Notwithstanding the discouraging tone of the Director's letter, the Government of Madras has by no means been indifferent to the subject of Musulman education. In the resolution of the 7th October 1872 the Government of Madras called the attention of the Director again to the paucity of Musulman students in Government Educational institutions. "It cannot be said," to quote the words of the resolution, "that the ordinary Government Colleges and schools which Mr. Powell describes as institutions to which Mahomedans with all others are admissible, are in fact as at present arranged suitable places of instruction for Mahomedan youths. In the lower schools and classes in which instruction is imparted mainly through the medium of a Vernacular language, that Vernacular is invariably a Hindoo language and in such schools and classes Mahomedans are in consequence placed at so great a disadvantage that the wonder is not that the Mahomedan element in the schools is so small, but that it exists at all. The schools in fact are organized and the scheme of instruction is framed with exclusive reference to the Hindoos." What could be more grievous than such a state of things to our community, and yet the Director did not hesitate to give the discouraging and unsatisfactory opinion which we have quoted above.

The resolution then enjoins the establishment of separate schools for Mahomedans at principal centres of the Musulman population. In these institutions primary education is to be imparted in Hindustani.

The 4th paragraph of the resolution discloses a very lamentable state of things. "Out of 485 persons holding the higher subordinate appointments in the Judicial and Revenue Departments in this Presidency, only 19 are Mahomedans. This almost complete exclusion of the Mahomedans," continues the resolution, "from any share in the administration of the country which they once ruled is a political and social evil which it is very desirable to remove. For the reasons already given it must be admitted that this failure has not entirely arisen from a disinclination on the part of the Mahomedans to avail themselves of the education offered by the State. It is in some

مناسب مقام هين ادني درجه كے اسكول اور كيلاسون مين جن مين تعليم بالتخصيص بذريعه كسي نه كسي ديسي زبان كے هوتي هى وه ديسي زبان هميشه هندوؤن كي زبان هوتي هى پس ايسے اسكول اور كيلاسون مين مسلمانون كا ايسا نقصان هوتا هى جس كے سبب سے اسبات پر كچهه تعجب نهين هوسكتا كه ان اسكولون اور كيلاسون مين مسلمان لڑكے كم هين بلكه تعجب يهه هونا چاهيئے كه وه اُن مين پڑهتے هين *

في الحقيقه يهه سب اسكول اور ان اسكولون كا طريقه تعليم بالكل بلحاظ هندوؤن كے تجويز هوا هى " هم مسلمانون كے ليئے اس سے زياده اور كونسي بات رنج كي هوسكتي هى پهر بهي ڈائركٹر صاحب نے اپني ايسي دلشكن اور افسرده كرنے والي راے ديني مين جسكو هم اوپر نقل كرچكے هين دريغ نهين فرمايا *

رزوليوشن مذكور مين پهر يهه حكم هى كه جهان مسلمانون كي بستيان هين وهان كے صدر مقامون مين مسلمانون كے ليئے علحده مدرسے قايم كيئے جاوين اور اُن مدرسون مين ابتدائي تعليم هندوستاني زبان مين هووے *

رزوليوشن مذكور كي چوتهي دفعه مين ايك نهايت افسوس كے قابل حال ظاهر كيا گيا هى يعني چار سو پچاسي آدميون مين سے جو جوڈيشل اور سررشته مال مين معزز عهدون پر ممتاز هين صرف اُنيس مسلمان هين اُسي رزوليوشن مين يهه بهي مندرج هى كه ايك ايسے ملك كے انتظام ملكي مين مسلمانون كا شريك نرهنا جس پر وه حكمراني كرچكے هين ملنساري اور تدبير مملكت كے برخلاف هى اور بيان كے بموجب يهه بات تسليم كرني چاهيئے كه يهه خرابي بالكل اسي سبب سے نهين هى كه مسلمان سركاري طريقه تعليم سے فائده اوٹهانے كي خواهش نهين ركهتے بلكه اسكا اسيقدر يهه بهي سبب هوسكتا هى كه اس سلسله تعليم مين جو بالفعل جاري هى مناسب تدبيرين نهين هين *

ايك نهايت شايسته گورنمنٹ سے اس سے زياده مهرباني كي اميد كسي طرح كو نهين هوسكتي اور جس مهرباني كے ساتهه كه اس رزوليوشن مين مسلمانون كے ساتهه سلوك كيا گيا هى اُس كے واسطے مسلمانون كو ته دل سے مشكور اور ممنون هونا چاهيئے *

گورنمنٹ كے حكم كے بموجب ڈائركٹر صاحب نے مسلمانون كي تعليم كے باب مين لئيق اور قابل شخصون سے بذريعه تحرير مشوره ليا هم اُنكي چٹهيون مين سے اس موقع پر اكثر فقرے اس غرض سے نقل كرتے هين كه مسلمانون كو يهه بات معلوم هوجاوے كه همارے هم قوم اور هموطن مدراس احاطه كے مسلمان كيسي ذليل حالت مين هين *

اپچوہ فاسٹی صاحب انسپکٹر مدارس احاطہ مدراس مستحق امبات کے ہیں کہ اُنکا شکریہ ادا کیا جاوے کیونکہ اُنہوں نے گورنمنٹ کے حکم کے بموجب مسلمانوں کے لیئے علحدہ مدرسہ قایم کرنے میں بڑی مستعدی کی ہی اور وہ لکھتے ہیں کہ اس قسم کے ہر ایک مدرسہ میں ضلع اسکول کی تیسری جماعت تک کی کتابوں کے پڑھانے کا انتظام ہونا چاہیئے اور انگریزی صرف بطور ایک زبان کے پڑھائی جاوے اور علوم کی تعلیم بذریعہ ہندوستانی زبان کے ہووے *

فاسٹی صاحب کی راے کے ساتھہ ہم دل سے اتفاق کرتے ہیں اور ہم ایک مدت پہلے اپنی راے ظاہر کرچکے ہیں کہ سرکاری سررشتہ تعلیم کی یہہ ضد کہ طالب علموں کے منھہ میں زبردستی سے انگریزی زبان ٹھونسینگے ہندوستان کی عام تعلیم کی بڑی مزاحم اور مانع ہی اینگلو ورنیکولر اسکولوں میں ہر ایک علم انگریزی میں پڑھایا جاتا ہی اور دیسی زبان بطور ایک غیر ملکی زبان کے سکہائی جاتی ہی علم ہندسہ اور حساب اور جبر و مقابلہ اور جغرافیہ سب انگریزی میں پڑھائے جاتے ہیں ہندوستان کے مدرسے گویا انگریزوں کے لڑکوں کی تعلیم گاہیں ہیں اس بات پر جو نہایت استقلال کے ساتھہ اتفاق ہورہا ہی کہ اعلی درجہ کی تعلیم صرف انگریزی ہی کے ذریعہ سے ہوسکتی ہی اس سے ہمکو اس امر کی نسبت بالکل نا امیدی ہوتی ہی کہ ہماری زبان مغربی علوم کی کتابوں سے رونق پاویگی جو سلسلہ تعلیم کا بالفعل جاری ہی وہ ہماری زبان کی ترقی اور ہماری زبان میں عمدہ لٹریچر کی تصنیفات ہونے کے بالکل برخلاف ہی جب تک یہہ سلسلہ بحال رہیگا تب تک ہندوستان کی زبان کی ترقی کے لیئے کوششیں نہیں ہوسکتیں بلکہ اُس کا ایسی حالت میں بہی رہنا محال ہی جیسے کہ میونڈیول کی انگریزی ہی اور جاپان کے لوگ سو برس میں یورپ کی نہایت شستہ زبان کا مقابلہ کرینگے *

ایک چٹھی جو ڈائرکٹر صاحب کے نام ہی اُس میں مفصلہ ذیل مضمون مندرج ہی جس کے پڑھنے سے اسقدر افسوس ہوتا ہی کہ بیان نہیں ہوسکتا وہ یہہ ہی کہ خاص مانع ترقی تعلیم مسلمانان ترچناپلی اُنکا سخت افلاس ہی جس میں بہت سے مسلمان مبتلا ہیں لیکن گو وہ مفلس ہیں مگر مغرور ہیں جب میئنے مسلمانوں کے لڑکوں کو اسکول ور کلاسوں میں بلا فیس بہی داخل کرنا چاہا تو معلوم ہوا کہ اُنکے

measure attributable to the omission of suitable provision for Mahomedans in our present educational system."

No greater concession could be expected by any community from an enlightened Government, and the leniency with which the Mahomedans are treated in this resolution ought to fill every Mahomedan heart with deep gratitude.

The Director of Public Instruction in obedience to the orders of the Government communicated with competent persons respecting Mahomedan education, and we may hereafter quote a few passages from these communications in order to show our community the degradation in which their co-religionists of Madras have already fallen.

Mr. H. Fortey, an Inspector of Schools in the Madras Presidency is to be thanked for being most active in carrying out the direction of the Government to establish separate schools for the Musulmans. "In each of these schools," says Mr. Fortey, "provision ought to be made for the instruction of pupils up to the standard of the third class in a Zillah School included, English being taught as a language only and all other subjects through the medium of Hindoostani." We heartily agree with Mr. Fortey in this view. We have long been of opinion that one of the greatest hinderances to the spread of education in India is the persistence of the Government Educational Department to force English into the mouths of the students. In Government Anglo-Vernacular Schools almost every subject is taught in English while the language of this country is treated only as a foreign language. Euclid, Arithmetic, Algebra, and Geography are taught in English as if the schools in India were meant for English children. The tenacity with which the doctrine of English as the only medium of high education, is held makes us almost despair of ever seeing our language enriched with books on Western Sciences. The present system of education is most inimical to the improvement of our language and the production in it of sound literature; and as long as is it adhered to, the language of Hindustan bids fair either to struggle for existence or remain as primitive and

پہنچ وہ نہیں سکتے غریب سے غریب مسلمان ہرگز اپنے لڑکوں کو ویسے آدھے ننگے پن کی حالت میں باہر نہ آنے دیگا جیسے کہ بڑے دولتمند ہندو اپنے لڑکوں کو مدرسوں میں بھیج دیتے ہیں غریب مسلمان جو شرم و لحاظ کا خیال رکھتے ہیں اُنکی اس عادت کی کو کتنی ہی ہم تعریف کریں لیکن اُس کے ساتھہ ہی اُن کی مصیبت پر دل لرزتا ہی ہم ان واقعات سے اس ضلع کے مسلمانوں کو جو اپنے لڑکوں کی تعلیم کی نسبت بے پروائی کرتے ہیں خبردار کیئے دیتے ہیں ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن کہتے ہیں کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ مسلمان بیفائدہ رسموں میں فضول خرچی کرتے ہیں اور اسقدر فضول خرچ کرتے ہیں کہ انجام کو مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن اپنے لڑکوں کی تعلیم میں ویہدہ خرچ کرنا نہیں چاہتے — یہہ قول ڈائرکٹر صاحب کا بالکل صحیح ہی اور کوئی مسلمان کی قوم ایسا نہیں ہی کہ اسکو سنکر شرمندہ نہو *

ہز ایکسیلنسی لارڈ ہابرٹ صاحب بہادر نے جنکا نام مسلمانوں کو نہایت درجہ کی ذلت سے بچانے والا ہمیشہ یادگار رہیگا حکم دیا ہی کہ مسلمانوں کے لیئے علحدہ مدرسے راج مندری کرنال کدّپا اور عدنی مقاموں میں جو مسلمانوں کی آبادیوں کے صدر مقام ہیں قایم کیئے جاویں اور اُن مدرسوں میں مسلمانوں کی زبانوں پر التفات کیا جاوے اور سلسلہ تعلیم بھی ایسا مرتب ہوا ہی کہ اُس سے اُن کی سب غرضیں نکل سکتی ہیں اور مدرس بھی مسلمانوں میں سے منتخب کیئے جاویں *

اگر مدراس احاطہ کے مسلمان باوجود ان خاص کوششوں کے جو گورنمنٹ کی طرف سے ہو رہی ہیں تعلیم کے اُن ذریعوں سے جو اُن کے قابو میں دیدیئے گئے ہیں فائدہ نہ اٹھاویں تو ہمکو مسلمانوں کی آیندہ بہتری اور بہبودی سے بالکل ناامید ہونا چاہیئے *

گورنمنٹ بمبئی

گورنمنٹ بمبئی ایسی مستعد نہیں ہوئی ہی جیسی کہ مدراس اور بنگالہ کی گورنمنٹ ہی لیکن وہاں بھی ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن سے مسلمانوں کی تعلیم کے باب میں راے طلب ہوئی تھی ڈائرکٹر صاحب نے اپنی لنبی چٹھی سنہ ۱۸۷۱ع میں مسلمانوں کی تعلیم کا اچھا حال

feeble as the English of Mandevil, while the Japanes in a century hence may vie with the politest of European languages.

In a letter addressed to the Director of Public instruction we read with inexpressible regret that "the chief obstacle to the progress of education among the Mahomedan inhabitants of Trichinopoly is the wretched poverty in which the majority of them are sunk. But although they are poor they are proud. I have found when I offered to admit Musalman boys to the school classes even without any fees, that they were unable to attend for want of clothes. The poorest of Musulman parents would never permit their children to be seen in public in that state of semi-nudity in which the wealthiest Hindoos often permit their sons to attend school." However much we may admire the regard paid to public decency even by indigent Musulmans, we cannot but shudder at their miserable condition. We bring this fact as a warning to the notice of our co-religionists of these parts who seem to regard nothing with so much apathy and indifference as the education of their children. "I am aware," says the Director of Public Instruction, "that Mahomedans will needlessly incur a relatively large expenditure at the time of a festival, so large indeed as to render it necessary for them to furnish themselves subsequently, while they show a reluctance to spend money on the education of their children." This is only too true, and no sensible Mahomedan can read it without a blush.

His Excellency Lord Hobart whose name will be remembered as the saviour of the Mahomedans of that Presidency, from the lowest kind of degradation, has ordered that separate schools for Mahomedans should be established at Rajahmundry, Kurnaul, Cuddapah and Adim, the chief centres of the Mahomedan population. In these Schools the languages of the Musalmans are to receive favour, and the course is so arranged as to meet their requirements, teachers being selected from the Mahomedan community.

If the Musulmans of the Madras Presidency, notwithstanding these especial efforts on the part of the Government, fail to avail themselves of the means of

education placed at their disposal, we must for ever give up any hope of their regeneration or future prosperity.

The Government of Bombay has not been so energetic as those of Madras and Bengal. But the Director of Public Instruction was required to give his opinion upon the education of the Mahomedans. In his long letter dated the 9th September 1871, he gives a good account of the state of Musulman education, and upon the whole, considering the poverty of the Musulman population in the Bombay Presidency, he draws a satisfactory conclusion. He acknowledges that the Musulmans of Sind are backward in education, and proposes the establishment of Persian classes in Government Schools.

The University of Bombay has recognized Persian as one of the languages in which examination is held for its degrees, and a professor of Arabic and Persian has been appointed at the Elphinstone College.

We must not omit to notice a passage in the resolution of the Government of Bombay dated 18th March 1872. Referring to the desire of the Government to spread education among the Musulmans, the resolution goes on to say that "the revival of the office of Kazee which has been recommended on a former occasion and the bestowal of it only on men who are learned in Arabic, Persian, and as well as the dissemination of general knowledge through works written in those languages will also contribute to the attainment of the object aimed at." We have no doubt that the Kazees exercised a good influence on the minds of their co-religionists, and were a good means of keeping up sympathy between the British Government and the Musulmans of India.

We have now laid before our readers a succinct account of what has lately been done and is still going on in the three Presidencies concerning the especial education of our community. No sensible Musulman can hear of these especial measures without sincere thankfulness to the Government. But we believe a great deal is due also to the endeavours of the Committee for spreading education among Mahomedans because the good effect which the prizes offered by that Committee for essays on Mahomedan education had in bringing the subject to prominence cannot be forgotten.

لکھا ہی اور بلحاظ اسبات کے کہ بمبئی احاطہ میں مسلمانوں کی آبادی کم ہی مسلمانوں کی تعلیم کی نسبت اچھا نتیجہ نکالا ہی وہ اسبات کو تسلیم کرتے ہیں کہ سندھ کے مسلمان تعلیم میں کچھہ پیچھے ہوئے ہیں اور اُس کے علاج میں یہہ تجویز کرتے ہیں کہ گورنمنٹ اسکولوں میں فارسی کلاس قایم کیئے جاویں *

بمبئی یونیورسٹی نے فارسی زبان کو بھی ڈگری کے امتحان کی زبانوں میں شامل کرلیا ہی اور ایک پروفسر عربی و فارسی کا الفنسٹن کالج میں مقرر ہوا ہی *

ایک مضمون اور بھی بمبئی گورنمنٹ کے رزولیوشن مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۷۲ع میں مندرج ہی اُسکو بھی بغیر ذکر کیئے نہیں چھوڑنا چاہیئے مسلمانوں میں ترقی تعلیم کی جو گورنمنٹ کو خواہش ہی اُس کے ذیل میں اُس رزولیوشن میں یہہ بھی لکھا ہی کہ عہدہ قاضی کا جسکے لیئے اس سے پیشتر لکھا جا چکا ہی پھر سے قایم کرنا اور اس عہدہ کو ایسے لوگوں کو عطا کرنا جو عربی و فارسی کے عالم ہوں اور نیز پھیلانا عام تعلیم کا بذریعہ اُن کتابوں کے جو اُن زبانوں میں لکھی ہوں ہماری غرض حاصل ہونے میں مدد کریگا *

اسمیں کچھہ شک نہیں کہ قاضیوں کے سبب سے اہل اسلام کے دلوں پر ایک اچھا اثر ہوتا تھا اور وہ گورنمنٹ انگریزی اور ہندوستان کے مسلمانوں کے باہم ایک ہمدردی قایم رکھنے کا عمدہ ذریعہ تھے *

ہم نے اپنے اخبار کے پڑھنے والوں کے روبرو مختصر حال اُن کارروائیوں کا جو ان تینوں احاطوں میں مسلمانوں کی تعلیم کے باب میں ہوئی ہیں اور اب بھی ہورہی ہیں پیش کردیا ہی کوئی ذی شعور مسلمان ایسا نہیں ہی جو ان خاص تدبیروں کا حال سنکر سچے دل سے گورنمنٹ کا شکرگذار نہو لیکن ہم خیال کرتے ہیں کہ بہت کچھہ اس معاملہ میں کمیٹی خواستگار ترقی تعلیم مسلمانان کی کوششوں سے ہوا ہی کیونکہ کمیٹی مذکور نے جو انعام مسلمانوں کی تعلیم کے باب میں رسالوں پر دیئے اور اُس کا عمدہ اور نیک نتیجہ جسکے باعث سے یہہ معاملہ ظہور میں آیا کبھی بھولا نہیں جاسکتا *

نمبر ۱۲۸

مہذب قوموں کي پيروي

چھوٹا بچا اپنے سے بڑے لڑکے کي باتوں کي پيروي کرتا هي اور کم سمجھ والا اُسکي جسکو وه اپنے سے زياده سمجھدار سمجھتا هي اور ناواقف اُسکي جسکو وه اپنے سے زياده واقف کار جانتا هي اسيطرح نامہذب قوم کو تہذيب يافته قوم کي پيروي کرني ضرور پڑتي هي — مگر بعضي دفعه يهه پيروي ايسي اندها دھندي سے هوتي هي جس سے بجاے اسکے که اُس پيروي سے فائده اُٹھاويں اُلٹا نقصان حاصل هوتا هي اور جسقدر هم نامہذب هوتے هيں اُس سے اور زياده ناشايسته هوجاتے هيں *

نا مہذب آدمي جب تربيت يافته قوم کي صحبت ميں جاتا هي تو اُن لوگوں کو بہت عمده پاتا هي اور هر بات ميں اُنکو کامل سمجھتا هي هر جگهه اُنکي تعريف سنتا هي مگر اُن ميں جو خراب عادتيں هيں اُنکو بهي ديکھتا هي مثلاً شراب پينا جوا کھيلنا وغيره بس يهه شخص ان باتوں کو بهي اُن کے کمالوں هي ميں تصور کرليتا هي اُن ميں جو خوبياں اور کمالات در حقيقت هيں اُنکو تو وه حاصل نهيں کرتا اور نه حاصل کرنے کي کوشش کرتا هي مگر جو بري باتيں اُن ميں هيں اُن کو بہت جلد سيکھه ليتا هي *

ايسا کرنا درحقيقت اس آدمي کي غلطي هي که اُسنے اُن کے نقصوں کو اُنکا کمال سمجھا هي — وه لوگ بسبب کسي دوسرے کمال و لياقت اور خوبي کے جو اُن ميں هي اور بسبب دوسري عمده خصلتوں کے جو اُنہوں نے حاصل کي هيں مہذب و شايسته کہلاتے هيں نه بسبب اُن باتوں کے جنکو اُسنے سيکھا هي — بلاشبهه مہذب آدميوں کي برائياں اُنکي بہت سي خوبيوں اور کمالوں کے سبب چھپ جاتي هيں اور لوگ اُنپر بہت کم خيال کرتے هيں تاهم وه برائياں کچھه هنر نهيں هوجاتيں بلکه جو برائي هي وه برائي هي رهتي هي گو که ايک مہذب قوم هي ميں کيوں نهو *

همکو ياد رکھنا چاهيئے که کوئي قوم وه کيسي هي عمده اور مہذب هو مگر جو برائياں اُس ميں هيں وه اُس کے وصف نهيں هيں بلکه اُن کے کمال کي کمي هي جسکي پيروي همکو کرني نهيں چاهيئے — اگر ايک خوبصورت آدمي کے منهه پر ايک مسه هو تو همکو خوبصورت بننے کے ليئے ويسا هي مسه اپنے منهه پر نه بنانا چاهيئے کيونکه وه مسه اُسکي خوبصورتي نهيں هي بلکه اُس کي خوبصورتي کا نقصان هي ايسي حالت ميں همکو يهه خيال کرنا مناسب هي که اگر يهه مسه بهي اُس کے منهه پر نهوتا تو کتنا اور خوبصورت هوجاتا *

هم بلاشبهه اپني قوم کو اپنے هموطنوں کو سوليزڈ قوم کي پيروي کي ترغيب کرتے هيں مگر اُن سے يهه خواهش رکھتے هيں که اُن ميں جو خوبياں هيں اور جنکے سبب وه معزز اور قابل ادب سمجھي جاتي هيں اور سوليزڈ شمار هوتي هيں انکي پيروي کريں نه اُن کي اُن باتوں کي جو اُنکے کمال ميں نقص کا باعث هيں *

اسي سبب سے جبکه هم يهه ديکھتے هيں که هماري قوم نے کسي سوليزڈ قوم کي عمده خصلتوں اور عادتوں ميں پيروي کي تو همکو بہت خوشي هوتي هي اور جب يهه سنتے هيں که اُسنے اُنکي برائيوں کي پيروي کي اور شراب پيني شروع کي اور پکا متوالا هوگيا اور جوا کھيلنا سيکھا اور بے قيد هوگيا تو همکو نہايت افسوس هوتا هي — هم اُميد کرتے هيں که هماري قوم عمده باتوں کو سيکھے گي اور بري باتوں کو هميشه برا سمجھے گي *

راقم
سيد احمد

اطلاع

هم افسوس کرتے هيں که اهل مطبع کي غلطي سے همارے مضمونوں کے نمبر غلط چھپ گئے جنکي تصحيح ذيل ميں کي جاتي هي *

نمبر هاے غلط	نمبر هاے صحيح	نمبر صفحه
۱۲۸	۱۲۸	۲۰۰
۲۰۱	۱۲۹	۲۰۱
۲۰۲	۱۳۰	۲۰۳
۲۰۳	۱۳۱	۲
۲۰۴	۱۳۲	۱۰
۲۰۵	۱۳۳	۱۱
۲۰۶	۱۳۴	۱۴
۲۰۷	۱۳۵	۱۸
۲۰۸	۱۳۶	۲۵

اخير پروف هماري نگاه سے نهيں گذرتا افسوس هي که بعضي دفعه مضمون ميں ايسي غلطي ره جاتي هي *

راقم
سيد احمد

بمقام عليگڈه — مطبع عليگڈه انسٹيٹيوٹ ميں چھپا اور حافظ محمد عبدالرزاق کے اهتمام سے شايع هوا